اسکول کی تعمیر کے لئے زکوٰۃ دینا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3616

تاریخ اجراء: 30 شعبان المعظم 1446ھ / 01 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا اسکول میں زکوۃ دے سکتے ہیں جب گورنمنٹ مدد نہ کرے اور عمارت کی حالت بہت خراب ہو؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

زکوۃ کی ادائیگی کے لئے زکوۃ کی رقم کا مستحق زکوۃ (فقیر یا مسکین وغیرہ) کو مالک بنانا ضروری ہے، جبکہ اسکول کی تعمیر میں دینے سے مستحق زکوۃ کو مالک بنانا نہیں پایا جاتا لہذا اسکول میں زکوۃ دینا جائز نہیں اور نہ ہی اسکول میں زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو گی۔ اسکول کی تعمیر میں زکوۃ و صدقہ واجبہ کی رقم کے علاوہ دوسری رقم خرچ کی جائے۔

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار۔ (القرآن، پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت 60)

زکوۃ کی وضاحت کرتے ہوئے تنویر الابصار میں فرمایا: "ھی تملیک جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعة عن الملک من کل وجه للہ تعالیٰ" ترجمہ: زکوۃ کا مطلب ہے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر لیا جائے، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی ہو اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام۔ (تنویر الابصار مع درمختار و رد المحتار، جلد 3، صفحہ 203 تا 206 ملتقطا، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "زکوٰۃ کا رکن تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک بنانا) ہے۔ جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو، کیسا ہی کارِ حَسن ہو جیسے تعمیرِ مسجد یا تکفینِ میت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوٰۃ نہیں ادا ہو سکتی۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 269، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی فقیہ ملت میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"زکوۃ و فطرہ اور دیگر صدقات واجبہ کے اصل مستحقین فقراء و مساکین ہیں جن کا ذکر قرآن پاک کی اس آیت میں ہے﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ﴾۔۔۔لہذا اسکول مذکور میں زکوۃ وصدقہ واجبہ کی رقم صرف کرنا ہرگز جائز نہیں، لوگوں کو چاہیئے کہ ڈھائی فیصد جو غرباء و مساکین کا حق ہے اسے ان لوگوں تک پہنچنے دیں اور ساڑھے ستانوے فیصد جو زکوۃ دینے والوں کے پاس بچتا ہے اس طرح کے کام اسی سے کریں۔"(فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ310، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net